دار الافتاء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام وعلماء عظام مندرجہ ذیل مسئلے کے بارے میں

1- Easy Paisa کے ذریعے رقم بھجوانے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

2- دوسرا یہ کہ اس میں اب ایک نئی صورت متعارف کروائی گئی ہے، وہ یہ کہ رقم بھجوانے والا اگر اپنا ذاتی اکاؤنٹ کھلوائے تو اس کو مندرجہ سہولیات دی جاتی ہیں۔

ا) رقم بھجوانے والے کو چارجز میں خصوصی 22% رعایت دی جاتی ہے اور اگر وصول کرنے والے کا بھی Easy Paisa اکاؤنٹ ہوا تو یہ سہولت مفت فراہم کی جاتی ہے۔

ب) صارف اپنے اکاؤنٹ سے بل کی ادائیگی بھی کر سکتا ہے اور اپنے نمبر پر بیلنس بھی ٹرانسفر کر سکتا ہے بیلنس ٹرانسفر کرنے کی صورت میں جو ٹیکس کٹوتی ہوتی ہے اسمیں سے ماہانہ بنیاد پر 50 روپے صارف کے اکاؤنٹ میں واپس جمع کروا دیئے جاتے ہیں۔

ج) اکاؤنٹ میں مخصوص رقم جمع کرنے کی صورت میں ماہانہ منافع اکاؤنٹ بھی کھلوایا جا سکتا ہے جو کہ اختیاری ہوتا ہے۔

سائل نے فون پر بتایا کہ ماہانہ منافع اکاؤنٹ میں منافع، رقم کی صورت میں ملتے ہیں۔ نیز یہ بھی بتایا کہ مذکورہ سہولیات (الف اور ب) حاصل کرنے کے لئے جو اکاؤنٹ کھلوایا جاتا ہے، وہ مفت کھول دیا جاتا ہے اور اکاؤنٹ میں رقم رکھنا ضروری

اب معلوم یہ کرنا ہے کہ مندرجہ بالا صورتوں میں کونسی صورتیں جواز کی ہیں اور کونسی عدم جواز کی شریعت کی روشنی میں مدلل ومفصل رہنمائی فرما کر ممنون فرمائیں۔

والسلام

مستفتی عبد النصیر (فاضل جامعہ دار العلوم کراچی)

Scanned by CamScanner

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصلیا

(۱) ایزی پیسہ کے ذریعہ رقم بھیجنے کیلئے فقہی اعتبار سے دو معاملے وجود میں آتے ہیں:

اول: کسٹمر کمپنی کو قرض دیتا ہے اور بغیر کسی کی زیادتی کے دوسری جگہ سے اس کا نائب وصول کرتا ہے۔

دوم: کمپنی فارم بھرنے، ریکارڈ تیار کرنے اور دیگر خدمات کے سلسلے میں اجرت وصول کرتی ہے، اس لئے اصل رقم کے اعتبار سے یہ معاملہ قرض ہے، لیکن محنت اور اجرت کے اعتبار سے اجارہ ہے، لہذا دونوں معاملے اپنی اپنی شرائط کے پائے جانے کی بناء پر درست ہیں، لہذا ایزی پیسہ کے ذریعہ رقم بھیجنا شرعا جائز ہے۔(التبویب:۹/۱۷۰۶)

(۲) اگر ایزی پیسہ اکاؤنٹ کمپنی کی طرف سے مفت کھولا جاتا ہو اور سہولت حاصل کرنے کے لئے اکاؤنٹ میں کوئی متعین رقم رکھنا مشروط نہ ہو تو اس صورت میں کمپنی کی طرف سے دی جانے والی سہولیات کا استعمال جائز ہے کیونکہ یہ کمپنی کی طرف سے تبرع ہے۔

لیکن اگر سہولیات حاصل کرنے کے لئے اکاؤنٹ میں کوئی متعین رقم مثلاً دو ہزار روپے رکھنا مشروط ہو (جیسا کہ عام طور پر یہ صورت متعارف ہے) تو اس صورت میں کمپنی سے سہولیات مثلاً فری منٹس، فری میسج، مفت رقم بھجوانے کی سہولت وغیرہ، حاصل کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ اکاؤنٹ میں جمع شدہ رقم کی حیثیت قرض کی ہے اور اس پر ملنے والی سہولیات اسی قرض پر مشروط ہیں اور قرض پر مشروط نفع لینا جائز نہیں۔

واضح رہے کہ سوال کی شق (ج) میں بھی چونکہ اکاؤنٹ میں مخصوص رقم (جو بطور قرض ہے) پر نفع دیا جاتا ہے اس لیے یہ نفع لینا جائز نہیں۔

اعلاء السنن(۵۱۲/۱۴)

۴۸۵۸- عن علي امير المؤمنين مرفوعا:(كل قرض جر منفعة فهو ربا)- اخرجه الحارث بن ابي اسامة في مسنده قال الشيخ : حديث حسن لغيره، كذا في "العزيزي"(۸۷:۳)، و في سنده سوار بن مصعب و هو متروك (التلخيص الحبير(۲:۳۴۵)- قلت: ولما رواه شواهد كثيرة كما سياتي و لاجل ذلك- و الله اعلم - صححه امام الحرمين كما في "التلخيص"ايضا-

Scanned by CamScanner

فی الشامیة(۵/۱۶۶)

(قوله كل قرض جر نفعا حرام) أي إذا كان مشروطا كما علم مما نقله عن البحر، وعن الخلاصة وفي الذخيرة وإن لم يكن النفع مشروطا في القرض، فعلى قول الكرخي لا بأس به ويأتي تمامه.......و الله تعالیٰ اعلم بالصواب

غلام المصور
امام المصور
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۶/جمادی الاخری/۱۴۳۸ھ
26/مارچ/2017ء

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی
۲۶/۶/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ له
۲۶/۶/۱۴۳۸ھ

مفتی

الجواب صحیح
بندہ محمود الحسن عفی عنہ
۲۸/۶/۱۴۳۸ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۸۲۴
۳۲/۶۲۸
۱۶/۳/۳۸

Scanned by CamScanner